بسم اللہ الرحمن الرحیم

صدا یہ آتی تھی رن میں اے حسین آؤ

صدا یہ آتی تھی رن میں اے حسین آؤ
کہاں پہ کھوئے ہو بن میں اے حسین آؤ

تم کو سینے سے میں لگالوں ذرا
اپنی آغوش میں چھپا لوں ذرا
خاک پر میں رِداء بچھا لوں ذرا
چھبے نہ ریت یہ تن میں اے حسین آؤ

کل تو نانا کے کاندھے ہوتے تھے
سینۂ مرتضیٰ پہ سوتے تھے
اپنی ماں سے لپٹ کے روتے تھے
اکیلے آج ہو بن میں اے حسین آؤ

ناز سارے اٹھاتی رہتی تھی
اور ہر دم بلائیں لیتی تھی
کوئی کانٹا نہ چبھنے دیتی تھی
ہیں آج تیر بدن میں اے حسین آؤ

میں تمہیں پیار سے جھلاتی تھی
اپنے ہاتھوں سے میں کِھلاتی تھی
رختِ نَو خلد کے پہناتی تھی
نہ ہوگی لاش کفن میں اے حسین آؤ

شمر سینے پہ لو سوار ہوا — بوسہ گاہِ نبی پہ وار ہوا
کند خنجر سے بار بار ہوا — ہے درد سوکھے دَہن میں اے حسین آؤ

آہ سجدے میں اب تو دلبر ہے — اور تن سے جدا ہوا سر ہے
دونوں عالم میں ایک محشر ہے — ہے آفتاب گہن میں اے حسین آؤ

لاش پر روکے کہہ رہی ہے بہن — میرے بھیّا نہ دے سکی میں کفن
چھوڑ کر خاک پہ تمہارا یہ تن — نہ جاسکوں گی وطن میں اے حسین آؤ

لال رومال ہاتھ میں لے کر — اونٹ پر کہتی ہے بہن مضطر
میرے بھائی کا سر ہے نیزے پر — ہے خونِ اشک نَیَن میں اے حسین آؤ

ہائے زینب اسیر ہو کے چلی — آئی بازارِ شام کی جو گلی
سر کھلے رو رہی ہے بنتِ علی — بندھے ہیں ہاتھ رسن میں اے حسین آؤ

آئی دربارِ ظلم کی جو گھڑی — دیکھتی ہے بہن اُداس کھڑی
مارتا ہے یزید منہ پہ چَھڑی — ہے سر تمہارا لگن میں اے حسین آؤ

غم کے اَیّام جب بھی آئے حسین — ایسے نوح و عویل چھائے حسین
سیفِ دیں شاہؔ کی ندائے حسین — ہو ہند ، سند ، یمن میں اے حسین آؤ

ماتم و غم نصیب ہو داور — اب ضریحِ نبی و زہراء پر
اور حسامیؔ یہ سیفِ دیں سرور — پکارے شہرِ مدن میں اے حسین آؤ